هدى للمتقين الذين يؤمنون بالغيب

مجمع البیان

در تردید اقوال و عقاید نیچریہ

باہتمام ابوالخیر محمد حبیب الرحمن

در مطبع محبوب شاہی طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اے صاحبانِ عقلِ سلیم و فہمِ مستقیم و اے حاملانِ نقلِ رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم
جبکہ خدائے پاک و صاحبِ لولاک لما خلقت الافلاک کے محاسن و محامد لا تعد و
لا تحصی کی تناہی و انحصار من حیث العقل ممتنع بالذات و سراسر محال ہے پس اس
حکیم و نائب حکیم کے اقوال و افعال کی تدقیق و تحقیق من حیث الاستدلال میں
زبانِ ناطقہ لال و عقلِ عقلا غرابِ حال کیونکر نہو۔ کسی عاقل منطقی فلسفی نیچری
معتزلی کے مسلمات بدیہیہ و قیاسات ضروریہ تمثیلیہ و استقرائیہ کا یقین کرنا مومنین
پر واجب نہوگا۔ اگرچہ یہ امر اجلیٰ بدیہیات سے ہے کہ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ

لیکن اوس حکمۃ عالیہ کا عقول رسا فلسفہ بالآلۃ الثلاث بالعلم الحقیقیہ بدون تحقیقات

بھی ہی منضبط ہونا ممتنع ہے۔ اور کوئی حکیم مجازی اوس شک حقیقی کا اصطلاح پذیر

ہے۔ لہذا اوس کا تعلق بدون سماع کسی متکلم کے کلام موزون

الذین یؤمنون بالغیب کے بیان تمام رتبۂ مرتبہ اعلی و افضل رکھتا ہے

اور اول مستدلین چونکہ یا مجادلین تھا۔ مکابرین نہایت کا سرمایۂ مجادلات

و پایۂ حماقت و سفاہت اون دار دل رہا ہے۔ متفلسفین مجادلین قدیم و جدید

کے دلائل علی سبیل المکابرہ لا المناظرہ اور اونکے اقوال و اعمال کے تردیدات

علمائے شرع کو ضرور ہوتے ہیں اس لئے استعمال علوم عقلیہ فی الزمان الحال

والماضی ضروری منظور رہا ہے۔ لیکن تصدیق قلبی اقرار لسانی جو مسیر ایمان

واذعان ہے۔ اور فعل من افعال القلب بے شک و گمان ہے وہ علی الدوام

ان دلائل عقلی و فلسفی سے گریزاں ہے۔ جن کے نفوس قدسیہ و عقول

سلیمہ و طبائع مستقیمہ ہیں مثل انبیاء علیہم السلام و اولیاء و صلحا و علماء راسخین

متبعین سنت انبیا و المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین وہ ان قواعد

محققہ اسلامیہ کے متبع و مستمع بلا دلیل ہوتے ہیں۔ اور جنکے قلوب حاضرہ

و عقول مستکبرہ ہیں وہ ہمیشہ انکار باطلہ و افعال عاطلہ میں مبتلا۔ اور رہا ...

صداقت کے ورطۂ اختلاف و اثنیت مین پڑکر کشتی ایمان کو تباہ کرتے رہتے تھے

اس عقل کے چھٹے پر ز مولانا روم کے کلام صداقت نظام کو گوش ہوش

سے پنبہ غفلت نکال کر سنو ع گر باستدلال کار دین بدے

فخر رازی رازدار دین بدے * پائے استدلالیان چوبین بود *

پائے چوبین سخت بے تمکین بود * باین عقل و دانش و ذکاوت و باین

علم و بینش و متانت فخر العلماء المتقدمین والمتاخرین مولانا فخر الدین الرازی

روح اللہ روحہ فی اعلی علیین کا قصہ سنا ہوگا کہ ایکسو اکیس دلیلین ثبوت

وحدانیت باری عز اسمہ مین فلاسفۂ معا کے مقابلہ مین تحریر فرمائی تھین

الا وقت نزع بمقابلۂ شیطان سوائے اِنِّی اٰمَنْتُ عَلَی اللّٰہِ بِلَا دَلِیْلٍ

کے بھی کام نہ آئے۔ پس بیان سے معلوم ہوا کہ دلائل عقلیہ کا معتمد ہمیشہ

عند اللہ والرسول رسوا و ذلیل ہے لیکن عند الشیطان علیہ اللعن مقبول

و عالم جلیل ہے۔ مگر اسلامیہ فرقون مین جو اختلاف کہ واقع ہوا فقط امور

دینی کا تحقیق بعد حمل کلام الٰہی ظاہر معانی مین ہوا۔ یا ظاہر معانی اور باطن

معانی کو جمع کرنیکے لئے۔ یا تطبیق آیات قرآنی و احادیث کی۔ یا تصحیح

و توفیق درمیان روایات۔ یا تمیز درمیان ناسخ و منسوخ کی بغیر قصد

تحریف کلمات کی اپنے اپنے موضع سے ظواہر معانی کو خیالات فاسدہ

و توہمات کاسدہ سے دور کرنے کے لئے جو نفوس خبیثہ میں وسوسے

شیطانی وارد ہوتے ہیں نشر دیا ہے کیونکہ واضع احکام الٰہیہ اور قواعد شرعیہ

کا وہی اللہ واجب الوجود للذاتہ مستجمع جمیع صفات کا ہے وہ اپنے بندوں پر

قاہر اور غلبہ اور قدرت سے مستقل اور بغیر از جہت و مکان ہے کہ بیشک تعالی

اور سہو و غفلت سے منزہ - پادشاہ قوی و قدیر تعطیل و تشبیہ سے منزہ

قدیم و باقی جسکو فنا و زوال نہیں ہے عالم کلیات عالم کا اور اس کا حکم اعمال و افعال

سے ہر حال جاری ہے کہ جو یک ذرہ بغیر از حکم اوس کے حرکت کرتا ہی نہیں

حی و قیوم و قادر کہ جو مرتا ہی نہیں بلکہ ہر شے کو زندہ کرتا ہے - اور اسی کے

حکم سے ہر شی کا بقا و فنا بمصداق یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید غنا

و نافع کہ جسکو چاہے ضرر دے یا نفع - مصالح عباد سے خبردار - دانندہ

منافع و مضار کا - تمہارے آگے اور پیچھے کا عالم - اوسکا حکم ہر شی کو محیط -

پس کہاں ہے طاقت بشری جو خالق قوی کا مقابلہ کر سکے - اور عقول ناقصہ

اور افہام قاصرہ سے اوسکی حقیقت علم و حکمت بالغہ کو پا سکیں - انہیں

وجوہ سے بغیر از کسب تعلیم حقیقت حال بہم اطاعت و انقیاد کے شئے امور

مامور ہوئے ہیں۔ علاوہ بریں علماء ربانی نے حق و باطل کو جدا جدا
کر دینے کے لئے انتہا سے کوشش بیشتر کی ہے یہاں تک کہ حاجت قیل و قال
کی نہ رہی نہ ضرورت حجت و استدلال کی۔ انہیں وجوہات سے ہمارے
دین و ایمان میں کسی معنی کا شک و شبہ باقی نہ رہا۔ اور ہم عجائب قدرت
و غرائب حکمت ادنیٰ الاحد کے نظر کرنے میں قرار اس کی کبریائی
پر دلیل پکڑتے ہیں نہ اس لئے کہ انظار ذمیمہ و افکار سقیمہ سے اس کی
قدرت میں دخل دیں۔ اور اس کی حسب عقل پر حکم کریں کیونکہ مقدرات
مذکورہ طاقت بشری سے خارج ہیں۔ علی الخصوص امور دینی۔ علی مرتضیٰ
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر ہمارا دین بالرائے ہوتا تو مسح کے لئے
اعلیٰ خف سے اسفل خف اولیٰ ہوتا لیکن تحقیق میں نے دیکھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر خف پر مسح کرتے ہوئے۔ اس حدیث کو
صاحب مشکوٰۃ المصابیح نے باب مسح علی الخفین میں داؤد و دارمی سے
روایت کیا ہے۔ ثانیاً قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ
طَلَبَ الدِّیْنَ بِالْعَقْلِ تَزَنْدَقَ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا بِالْکِیْمِیَا اَفْلَسَ
یعنے جو شخص عقل سے دین کو طلب کرے گا زندیق ہوگا اور جس نے

ایک گروہ جامعین قرآن ایسے اشخاص جو حفاظ قرآن و احادیث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ لیکن امکان حضرت انسان خاص خطاو نسیان کے
جانب محتمل تھا لہٰذا اس شبہ عظیمہ کے تدارک کے لیے اور مدبر حقیقی نے
اپنے بندگان خاص کی تعریف اس آیت شریفہ فرمادی **قولہ تعالیٰ**
انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور مثل صحابہ کرام رضوان اللہ
علیہم اجمعین بلا تنسیخ و تحریف کے علماء امت خیر الانام اور کلام پاک کی نقل بعینہا
اصل بعینہ کرتے رہے۔ اور توضیح و تشریح معانی و بلاغت و فصاحت
میں ہزارہا کتب تفاسیر مثل تفسیر عباس تفسیر ابن جریر جو سولہ جلد میں ہے
تفسیر کبیر رازی مسمی بمفاتیح الغیب جو آٹھ جلد وغیرہ میں ہے۔ تفسیر کشاف زمخشری
تفسیر بیضاوی۔ تفسیر بغوی تفسیر جلالین تفسیر مدارک۔ تفسیر نیشاپوری
تفسیر فتح الرحمان۔ تفسیر خازن تصنیف فرماتے رہے اور زمان رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم سے اسوقت تک اہل اسلام ہزارہا طبقات علماء عظام و
فضلاء کرام و حکمائے عقلاء و اذکیاء و جماہرین احوال صحابہ و محرم خواص
دریائے علم متبحر گذرے کہ جو ہر فرد جامع معقول و منقول حاوی فروع
و اصول فرید دہر و وحید عصر گزرے کلام اللہ کی اندرونی فصاحت و بلاغت

بانظم و ترتیب یا اسالیب و بیان میں عیب نہ کہا حالانکہ تمامی علماء مذکورین اہل
لسان و غیر اہل لسان سے تھے عظمت و شان و حسن بیان پر کلام اللہ کے
اتفاق کیا تھا یہانتک کہ مثل سورہ اقصر کلام اللہ کے لانے پر عدم تناجز ہونا تحریر
بلکہ حسن بیان و بلاغت و فصاحت پر بجد اقرار و اظہار عجز و نیاز یہہ بول اٹھے
ما ھذا کلام البشر انما ھو کلام خالق القول والقدر از ان بعد منکرین
منافقین جمیع عقلاء و علماء و فصحاء عرب و عجم کے نزدیک کالانعام بل ھم اضل
ہی مشہور رہے بعض تفاسیر میں بسبب عدم اعتماد راوی بعض بعض
قصص و حکایات کو ترک کیا جو اصل کلام میں داخل نہ تھا اور فصاحت و
بلاغت و متانت و صحت کلام کو مضر تھا کیونکہ نقص ہر کوئی علی ہذا طرف راوی کا
کے نہ طرف کلام کے اسی لئے مفسرین آخرین نے اونکی بعد صدق و کذب
کی تصحیح کر دی لہذا شبہہ باقی نہ رہا مثل قصہ داؤد علیہ السلام وغیرہ - پس
ہمارے نزدیک معتبر اون مفسرین کا کلام ہے جو محققین سابقین سے ہو
اور کلام اون فقہا کا جو عالمین ماہرین سے ہو - اور کلام اون محدثین
کا جو صادقین و محققین ماہرین سے ہو - اور کلام اون متکلمین کا جو متقین و
متبعین سنت سید المرسلین کا ہو - اور کلام صداقت نظام صوفیہ کرام علماء ربانیین

پیروی گذشتگان ۱۲ یہ کلام درست ۱۲

قواعد و اصول شرعیہ محققین ... و مستطرین نکات عجیبہ عقول عالیہ
علم کے تفہیم و تفہم کے قابل جو جوش و خروش محبت الٰہی ہیں اونکی زبان حقیقت
عین شریعت ترجمان سے ظاہر ہوا ہو وہ لایق اعتبار عقلا و علماء کرام متبعین
خیر الانام ہے۔ اور ما سواے اشخاص مذکورہ جتنے کلام ہونگے مہملات
و خرافات سے ہونگے۔ کسی حال میں لایق اعتبار نہوں گے سائل عزیز
سراسر تمیز بیان سابق الذکر ایک شمہ ہے دلایل استحکام کلام ملک العلام کا
اور چونکہ امر مستحسن علماء کرام و عامہ مومنین متبعین کلام خیر الانام بھی ہے
کہ اپنے خداے لا شریک لہٗ کو بلکہ ولم یولد اور اوس کے کلام صداقت
نظام اور اوس کے مرسلین علیہم التحیۃ والسلام پر ایمان لائے ہیں لہذا
مجملا دلایل نقلی و عقلی کے اظہار کے بعد امر قابل غور ... پر آگاہ کرتا ہوں
کہ مجھکو حال دلایل فلسفیہ و منطقیہ کے خرابی کا بخوبی معلوم ہو گیا اور یہ بھی مفہوم ہوا کہ
ضوابط و قواعد منطقیہ و فلسفیہ میں ہر انسان دخیل ہونے کی مجال رکھتا ہے
اور بہت لوگ اصول مذکورہ میں مناقشہ بھی کر چکے ہیں سواے ازین اصول
بعض سے بعض مخالف ہیں یعنے بعض کی راے کچھ اور بعض کی تجویز کچھ یہانتک
کہ تمامی مختلف الآرا سے بھرے ہیں کس لیے غیر شرعی قواعد و ضوابط کو ...

رسول اور اویس کان کا جہان محض راحت اور خوابِ سنگار سے رکھیگا
ای عزیز المحشر یحل مع الحشیر جیسی ورد ہی تمامت کا حشر کے دن
اور قبر میں ایسے حرکات کرا کر رسوا و ذلیل کر دیگا۔ اور وسعت اور دلائل
نقلیہ لا الہ الیہ کے سند سے ثمرہ و فوائد البتہ ایمان بالغیب ہی کام آویگا
اب غور کر کہ دلایل عقلیہ نقلیہ سے کیا نسبت رکھتے ہیں۔ اگر سید الی
صاحب عقل ہے تو بے تحاشا یہ بول اٹھیگا ؎ بیت چہ نسبت
ذرہ را با عین خورشید ؏ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ الحمد للہ
رب العلی والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔ والصلوۃ والسلام
علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً

تقریظ

سید محمد یحیی لکھپار باشندۂ صوبۂ بنگال موضع بہداسی پرگنہ اردول ضلع گیا
حال مقامی حیدرآباد دکن

از تہ دل بیان می سازد کہ رسالہ ہذا مسمی بہ نجم البیان مصنفہ واعظ شیرین
بیان رطب اللسان فنا فی اللہ رہگا مگذبان برج افلاک فصیح البیانی

اطلاع